شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحبؒ

عصرِ حاضر کے عظیم مُحدّث

ان کی علمی تحقیقات اور محدثانہ شذرات سے نئی نسل کو آگاہ کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے

حضرت العلامہ مولانا قاضی عبدالکریم کلاچوی

بعد الحمد والصلوٰۃ ——— ان ازمنۂ متاخرہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اکابر علماءِ اسلام یعنی ہمارے اساتذہ دیوبند ضاعف اللہ اجورہم کو اسلام کی جن اعلیٰ خدمات کی توفیق عطا فرمائی ہے علمِ حدیث کی خدمت ان میں سرفہرست ہے اور اس طرح کہ مذاہبِ حقّہ اربعہ میں سے بالخصوص محدثِ اعظم سراج الامۃ امامِ اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حنفی مذہب کو احادیثِ صحیحہ سے نہایت واضح طور پر مستند اور مضبوط کر دیا ہے۔ فللّٰہِ درّھم وعلی اللّٰہ اجرھم۔

اعلاء السنن، بذل المجہود، اوجز المسالک، فتح الملہم اور اس کا تکملہ، فیض الباری، معارف السنن اور اس قسم کی بیسیوں اہم کتابیں عرب دنیا تک سے خراجِ تحسین حاصل کر چکی ہیں اور اختلافِ مسلک کے باوجود شافعی، مالکی اور حنبلی اکابر علماء اور اعاظم رجالِ حدیث نے برملا اس کا اعتراف فرمایا ہے ——— سنن و جامع ترمذی شریف جو صحاح ستہ کی ایک اہم اور مشہور کتاب ہے، اس کی شرح حقائق السنن بھی اسی سلسلہ کی ایک زرّین کڑی ہے۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب قدس سرہ سابق استاذِ حدیث دارالعلوم دیوبند، بانی و شیخ الحدیث دارالعلوم حقانیہ، عصرِ حاضر کے عظیم محدث، اس دور کے بہت بڑے متقی اور اس زمانہ کے نہایت قابل محقق اور شفیق استاذ ہیں۔ آپ کی علمی تحقیقات اور محدثانہ شذرات کو نئی نسل کے لیے محفوظ کر دینا وقت کی اہم ضرورت تھی۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرماویں اُنکے صاحبزادہ مولانا سمیع الحق صاحب اُستاذ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک اور عزیزِ محترم جناب مولانا عبدالقیوم صاحب حقانی ڈیروی کو جنہوں نے ان انمول موتیوں کو اُردو زبان کے ذریعہ سر بازار لٹوا دینے کا اہتمام فرمایا جس سے اب متوسط استعداد کے طلباء کو بھی اعلیٰ تحقیقات تک پہنچنا آسان ہو گیا ہے ———

جزاہم اللہ علیٰ من یسّر علیٰ امۃ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم۔

اکابر کے بعض امالی اس سے قبل بھی چھپ چکے ہیں لیکن عموماً ان پر خود شیوخ کو نظرِ ثانی کا غالباً موقع نہیں ملا، مگر حقائق السنن سے متعلق یہ بات قابلِ مزید اطمینان ہے کہ حضرت شیخ سے خود اس پر نظرِ ثانی کرائی جا رہی ہے۔ خدا کرے شیخ کی زندگی میں ہی یہ اہم علمی ضرورت پایۂ تکمیل تک پہنچ سکے ؂

این دعا از من و از خلقِ جہاں آمین باد

شیخ مدنیؒ کا جانشین

استاذی و استاذ العلماء شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ کی تقریرِ ترمذی میں اپنے استاذ شیخ العرب والعجم مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کا رنگ غالب ہے، اس کے مطالعہ سے حضرت مدنیؒ کے خصوصیاتِ درس علماء اور طلباء کے سامنے آجائیں گے اور حضرت مدنیؒ کے ماثرِ علمیہ میں ایک وقیع اضافہ ہو گا۔

حضرت العلامہ مولانا مفتی ولی حسن صاحب ٹونکی مفتئ اعظم پاکستان

حضرت الاستاذ مولانا عبدالحق صاحب انفع شیخ الحدیث جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک کی امالی جامع ترمذی کے ایک حصہ کو تبرک کے طور پر دیکھا۔ جامع ترمذی جو امام بخاریؒ اور امام ابوداؤد کے طریقوں کی جامع ہے، اسلیے وہ جامع بھی ہے اور سنن بھی۔ مادرِ علمی دیوبند میں اسکی تدریس نہایت اہم اور شان سے ہوتی رہی۔ شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ سے راقم آثم کو اس کتاب مستطاب کے پڑھنے کی معمولی سی نسبت حاصل ہے۔ زندگی کا یہ حصہ جو حضرتؒ سے تلمذ اور جوتیاں اٹھانے میں گذرا سب سے قیمتی حصہ ہے۔ شاید اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رحمتِ بے پایاں متوجہ ہو جائے اور عفو و درگذر کا ادنیٰ سا ادنیٰ معاملہ ہو جائے۔ وما ذٰلک علی اللّٰہ بعزیز

کئی سال قبل اس ظلوم وجہول کے حصہ میں جب جامع ترمذی کا درس حضرت بنوری قدس سرہ العزیز کے حکم سے آیا تو میں بہت خائف تھا۔ حضرت بنوریؒ نے الطافِ کریمانہ سے معارف السنن کا مسودہ عطا فرمایا۔ معارف السنن اس زمانہ میں طبع نہیں ہوئی تھی لیکن اس کے باوجود بندہ اپنی جہالت اور کم علمی اور استعداد نہ ہونے کی وجہ سے کتاب پڑھانے سے ڈر رہا تھا اور پیچ و تاب میں مبتلا تھا کہ شوال کی کسی رات کو حضرت شیخ العرب والعجم کو خواب میں دیکھا کہ مجھ سے فرما رہے ہیں: "جامع ترمذی لائیے اور مجھ سے پڑھیے"۔ ڈرتے ڈرتے اٹھا اور کتاب کھول کر پڑھنا شروع کی، کافی دیر تک پڑھا اور حضرتؒ تقریر کرتے رہے، صبح اٹھا تو طبیعت مطمئن تھی اور حضرت بنوریؒ سے کتاب پڑھانے پر آمادگی کا اظہار کر دیا۔

استاذی مولانا عبدالحق صاحب کی تقریرِ ترمذی میں اپنے استاذِ مکرم کا رنگ ہے اس کی اشاعت سے حضرت مدنیؒ کی خصوصیاتِ درس علماء و طلباء کے سامنے آجائیں گی اور حضرت مدنیؒ کے ماثرِ علمیہ میں ایک وقیع اضافہ ہو گا ——— یہ چند سطریں اس بزم میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کرنے کے لیے تحریر کر دیں ورنہ میں اس قابل کہاں؟